سوال

(494) ایک دن کے وقفے سے تین طلاقیں دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

«الاول : زَیدٌ طَلَّقَ امرَاَتَہُ بِطَلَاقٍ وَاحِدٍ فِی یَومِ الاَحَدِ ثُمَّ طَلَّقَ بِطَلَاقٍ ثَانٍ فِی یَومِ الاِثنَینِ ثُمَّ طَلَّقَھَا بِطَلَاقٍ ثَالِثٍ فِی یَومِ الثُّلَاثَاءِ اَعنِی اَوقَعَ طَلَقَاتٍ ثَلَاثَۃً فِی ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ مُتَوَالِیَاتٍ ہَل تُعَدُّ تِلکَ الطَّلَقَاتُ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجعِیًا اَو تُعَدُّ طَلَاقًا ثَلَاثًا»

«اَلمَسَالَۃُ الثَّانِیَۃُ : زَیدٌ طَلَّقَ امرَاَتَہُ بِثَلَاثِ تَطلِیقَاتٍ بِلَفظٍ وَاحِدٍ بِاَن یَقُولَ اَنتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا اَو بِاَلفَاظٍ مُختَلِفَۃٍ بِاَن یَقُولَ اَنتِ طَالِقٌ وَطَالِقٌ وَطَالِقٌ ہَل تُعَدُّ تِلکَ التَّطلِیقَاتُ طَلَاقًا ثَلَاثًا اَم تُعَدُّ طَلَاقًا وَاحِدًا رَجعِیًّا»

الاول : زید نے اپنی بیوی کو ایک طلاق اتوار کے دن دی دوسری طلاق سوموار کو اور تیسری منگل کو میری مراد یہ ہے کہ اس نے تین طلاقیں پے در پے تین دنوں میں دے دیں کیا یہ طلاقیں ایک رجعی طلاق ہوگی یا تین طلاقیں ہو جائیں گی؟

الثانی : زید اپنی بیوی کو ایک ہی لفظ سے تین طلاقیں دیتا ہے «أَنتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا» کہتا ہے یا مختلف الفاظ «أَنتِ طَالِقٌ وَطَالِقٌ وَطَالِقٌ» کہتا ہے کیا یہ طلاقیں تین ہوں گی یا ایک طلاق رجعی ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) «فِی ہٰذِہِ الصُّورَۃِ تَقَعُ الطَّلَقَاتُ الثَّلَاثُ ، فَلَا تَحِلُّ الْمَرْأَۃُ لِزَوْجِھَا حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہُ نِکَاحًا صَحِیْحًا لَمْ یَلْعَنْ صَاحِبَہُ الشَّرْعُ ۔ وَذٰلِکَ لِاَنَّ اﷲ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی قَالَ : اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ ۔ الآیۃ وَقَدْ فَسَّرَ النَّبِیُّ ﷺ قَوْلَہُ تَعَالٰی : تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ بالطلاق الثَّالِثِ کَمَا فِیْ تَفْسِیْرِ الْحَافِظِ ابْنِ کَثِیْرٍ وَغَیْرِہٖ ، فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الْوَقْتَ الَّذِیْ یَصِحُّ فِیْہِ الْاِمْسَاکُ بِالْمَعْرُوْفِ یَصِحُّ فِیْہِ التَّسْرِیْحُ بِالْاِحْسَانِ الَّذِیْ ہُوَ طَلَاقٌ ، وَقَالَ اﷲ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی : وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَھُنَّ فَأَمْسِکُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ أَوْسَرِّحُوْھُنَّ بِمَعْرُوْفٍ الآیۃ ۔ وہٰذَا أَیْضًا یَدُلُّ أَنَّ الطَّلَاقَ بِدُوْنِ رُجُوْعٍ یَصِحُّ لِاَنَّ التَّسْرِیْحَ الَّذِیْ ہُوَ طَلَاقٌ قَدْ جُعِلَ فِیْہِ مُقَابِلًا لِلْاِمْسَاکِ الَّذِیْ ہُوَ رُجُوْعٌ بِکَلِمَۃِ أَوْ ۔ وَکَذَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ۔ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ

(2) «اِنَّ طَلَاقَ الثَّلَاثِ فِیْ ہٰذِہِ الصُّوْرَۃِ یُجْعَلُ طَلَاقًا وَاحِدًا الْحَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اﷲ عَنْھُمَا الَّذِیْ أَخْرَجَہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ»

(2) ''اس صورت میں تین طلاقیں ہوں گی بیوی اپنے خاوند کے لیے حلال نہیں ہے یہاں تک کہ وہ کسی دوسرے خاوند سے نکاح صحیح کرے ایسا نکاح جس کے کرنے والے پر شرع

نے لعنت نہ کی ہو۔''

اور یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رجعی طلاقیں دو ہیں اس کے بعد یا تو بیوی کو آباد رکھنا ہے یا پھر شائستگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے اور نبی ﷺ نے تَسرِيحٌ بِإِحسَانٍ کی تفسیر تیسری طلاق کی ہے جس طرح کہ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کی تفسیر اور دوسری تفاسیر میں ہے۔ تو ثابت ہوا کہ جس وقت میں اِمسَاكٌ بِمَعرُوفٍ درست ہے اس وقت میں تَسرِيحٌ بِإِحسَانٍ بھی درست ہے جو کہ طلاق ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: اور جو تم طلاق دو عورتوں کو اور وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں پس روکو ان کو اچھے طریقے سے یا چھوڑ دو ان کو اچھے طریقے سے۔

یہ فرمان الٰہی بھی دلالت کرتا ہے کہ طلاق بغیر رجوع کے درست ہے کیونکہ تسریح جو کہ طلاق ہے اس کو امساک کے مقابل بنایا گیا ہے جو کہ رجوع ہے اَو کے کلمہ کے ساتھ۔

اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے فَإِمسَاكٌ بِمَعرُوفٍ أَو تَسرِيحٌ بِإِحسَانٍ

(2) ''اس صورت میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی وجہ سے جس کو مسلم نے اپنی صحیح میں نکالا ہے''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل

طلاق کے مسائل ج1ص 338

محدث فتویٰ